سوال

(274)نذرمانی ہوئی دیگ کے چاول گاؤں میں تقسیم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے اللہ کےلیے نذرمانی تھی کہ میرا یہ کام ہوگیا توراہ اللہ دودیگ چاول پکواکراپنے گاؤں میں تقسیم کروں گااس کاکام ہوگیااوروہ نذرپوری کرناچاہتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میرا علاقہ چولستانی ہے سلفی یااچھے عقیدے والے لوگ یہاں عنقاہیں بدعتیوں کووہ کھانا نہیں کھلاناچاہتااس کے قریب کوئی مدرسہ بھی اہل توحید کانہیں اگروہ یہ کھانااپنے علاقہ کے علاوہ کسی اورجگہ خیرات کرے کسی مدرسہ میں تواس کی نذرصحیح ہوگی؟زردہ کی جگہ پلاؤپکاسکتا ہے؟یاپھرایک علاقہ جہاں پرصرف 5اہل حدیث ہیں.جماعت کے پاس وسائل بالکل نہیں اس علاقہ میں درس کاکمرہ ہے جس کی وائرنگ ہونی باقی ہے اگرکوئی شخص مذکورنذرکی رقم سے درس کے کمرہ کی وائرنگ کروادے اس کی نذراداہوجائے گی؟یانہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں مال منذورمدرسہ کے کمرہ کی وائرنگ وغیرہ پرصرف کردیناچاہیے.بجائے اس کے اہل بدعت اوربدعقیدہ لوگوں کے پیٹ بھرکراپنےلیے دوزخ کاگھربنایاجائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاارشادگرامی ہے:

«لاتصاحب الامومناولایاکل طعامک الاتقی» صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی وحسنہ البانی صحیح ابی داؤدکتاب الادب باب من یومران یجالس (٤٨٣٢) الترمذي(٢٥١٩) الحاکم (٤/١٢٨)المشکوة(5018)

یعنی"رفاقت صرف مومن کی اختیارکراورتیراکھاناصرف متقی پرہیزگارکھائے۔نذرپوری کرنے کےلیے بہترمصرف کی تلاش اوراختیارایک مستحسن اورقابل تعریف فعل ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے۔

"عن جابربن عبداللہ رضی اللہ عنہ ان رجلاجاء یوم الفتح فقال:یارسول اللہ!صلی اللہ علیہ وسلم انی نذرت للہ عزوجل ان فتح اللہ علیک مکۃان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال «صلی ہہنا» ثم اعادعلیہ فقال «صلی ہہنا» ثم اعادعلیہ فقال:«شانک ازا» صححہ البانی صحیح ابی دائودکتاب لاایمان باب من نذران یصلی فی بیت المقدس (3305) السنن الکبریٰ للبیہقی(10/82) الارواء (٢٥٩٧) وقال: صححہ ابن دقیق العیدکمافی التلخیص

(رواہ ابوداؤدباب من نذران یصلی فی بیت المقدس والدارمی والبیہقی والحاکم وصححہ ایضا الحافظ ابن دقیق العید(اورمنذری نے اس پرسکوت اختیارفرمایاہے۔)

یعنی "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فتح مکہ کے دن ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ۔ حاضر ہوا کہ میں نے اللہ کی راہ میں نذر مانی تھی اگر اللہ نے آپ کے ہاتھ پر مکہ فتح کر دیا تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہیں یعنی بیت اللہ میں پڑھ لو اس نے پھر بات کو دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہاں پڑھ لو۔ اس نے پھر اسی بات کا اعادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اب تیری مرضی ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو نذر شرعاً قابل اعتبار اور صحیح ہو اس کو بھی اولی صورت میں تبدیل کرنا مستحسن اقدام ہے بنا بریں مسئولہ صورت میں جس نذر کا بیان ہے اس کا تبدیل کرنا ایک حتمی اور یقینی امر ہے مزید صاحب العون فرماتے ہیں ۔

(وفیہ دلیل علی ان من نذر بصلوٰۃ او صدقۃ او نحو نحوھما فی مکان لیس بافضل من مکان الناذر فانہ لایجب علیہ الوفاء بایقاع المنذور بہ فی ذلک المکان بل یکون الوفاء بالفعل فی مکان الناذر) (2333-3)

اس طرح حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ایک عورت بیمار پڑگئی اس نے نذر مانی اگر اللہ نے شفا دی تو بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھے گی جب اسے صحت یابی ہوئی تو بالفعل اس نے سفر کی تیاری شروع کر دی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی نماز پڑھ لے کیوں کہ یہاں ایک نماز ہزار کا درجہ رکھتی ہے ۔ (صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الصلاۃ بمسجدي مکۃ والمدینۃ (۳۳۸۳) (رواہ احمد و مسلم)

صاحب العون فرماتے ہیں ۔

(ففی حدیث میمونۃ رضی اللہ عنہا من تعلیل ما افتت بہ بیان افضلیۃ المکان الذي فیہ الناذر فی الشئ المنذور بہ وھو الصلوٰۃ'') (3/234)

رقم مدرسہ پر لگانے سے ناذر (نذر ماننے والا) اس سے محفوظ و مصوٰن ہو جاتا ہے ۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص572

محدث فتویٰ